توبہ و استغفار

جلیل حسن

أعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ تَوۡبَةً نَّصُوۡحًا ؕ عَسٰی رَبُّكُمۡ اَنۡ یُّكَفِّرَ عَنۡكُمۡ سَیِّاٰتِكُمۡ وَیُدۡخِلَكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۚ نُوۡرُهُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَبِاَیۡمَانِهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا وَاغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○Ď

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری بُرائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنّتوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبی ﷺ کو اور اُن لوگوں کو جو اُس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رُسوا نہ کرے گا۔ اُن کا نور اُن کے آگے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب، ہمارا نور ہمارے لیے مکمل کر دے اور ہم سے درگزر فرما، تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (سورۃ التحریم ۸)

اسلام کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے لئے بطور دین پسند کیا ہے، دین نام ہے اُس چیز کا کہ جو ہماری ہر معاملے میں راہنمائی کرتا ہو، ہم خواہ معیشت کی بات کریں، خواہ معاشرت کی بات کریں، خواہ لین اور دین کی بات کریں، خواہ سیاست کی بات کریں، غرض ہر معاملے میں اسلام ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ یہ اس لئے کہ انسان کی ضروریات اور اُس کی فطرت کو مدّ نظر رکھ کر خالق ارض و سماء نے یہ دین ہمارے لئے پسند فرمایا اللہ کا یہ فرمان ہے کہ

..اَلۡیَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِیۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡكُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ...

آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کرلیا ہے۔(سورۃ المائدۃ آیت ۳)

اگر ہم انسان کی فطرت پر غور کریں تو انسانی خواہشات دو قسم کی ہیں ایک اچھی ،نیک اور صالح اور دوسری بُری، بد اور غیر صالح ہیں اور پھر اللہ سبحان و تعالیٰ نے انسان کے اپنے اندر اِن دونوں اقسام کے درمیان تمیز پیدا کرنے والی اور اِن میں فرق کرنے والی چیز کہ جسے ضمیر کہتے ہیں،وہ بھی عطا کیا ہے۔

انسان جب بھی کوئی غلط کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے یا کرلیتا ہے تو یہ ضمیر ہی ہوتا ہے کہ جو انسان کو اس غلط کام کو کرنے سے منع کرتا ہے یا پھر ایک خلش کی صورت میں بار بار انسان کو متنبہ کرتا ہے۔

انہیں فطری تقاضوں میں سے ایک تقاضا یہ بھی ہے

وَخُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِيۡفًا 28○

اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔(سورۃ النساء آیت ۲۸)

انبیاءؑ کے علاوہ دُنیا میں کوئی ہستی ایسی نہیں کہ جس سے کوئی غلطی نہ سرزد ہوئی ہو یا نہ ہو سکتی ہو، یعنی نفس انسانی تو انسان کو گناہ، غلطی اور خواہشات نفسانی کی پیروی کی ترغیب دیتا ہی رہتا ہے۔اور اکثر اوقات انسان ان ترغیبات کا شکار ہو کر بُرے کام بھی کر بیٹھتا ہے۔اگر ہم لفظ انسان پر غور کریں تو یہ لفظ نسیان میں سے ہے جِس کے معنی ہی بھولنے والے کے ہیں،اور جب انسان اپنی اس فطری کمزوری کی بناء پر وہ ٹھوکر کھائے، تو اُسے سہارا دیا جائے،اور اگر، گر جائے تو اسے اُٹھا کر کھڑا کرنے اور پھر سے چلنے پھرنے کا

قابل بنایا جائے۔

میرے بھائیو انسان کو اللہ سبحان و تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے، لیکن کسی اور قائدے اور قانون کے تحت نہیں بلکہ نبیؐ کا فرمان ہے کہ

كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ

آدم کی سب اولاد خطا کار ہیں اور ان خطا کاروں میں سے بہترین وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔

جب ہم کائنات کی وہ اشیاء کہ جو انسان کے تصرف میں ہیں یا اللہ تعالیٰ نے انہیں انسان کا مطیع بنایا ہے۔ اُن میں بھی لغزشیں اور غلطیاں ہم سے سرزد ہوتی ہیں اور نظر بھی آتی ہیں۔ یعنی اگر انسان فصل کی کاشت کرتا ہے تو وہ اپنی پوری توجہ اس فصل پر مرکوز کر دیتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات اس سب کچھ کے باوجود بھی فصل پر کسی بیماری کا حملہ ہو جاتا ہے وہ کسی ایک پودے یا چند ایک پودوں کی نشوونما کو رکتا ہوا محسوس کرتا ہے تو کسان فوراً کسی ذرعی ماہر سے رابطہ کرتا ہے اور فصل کی اس بیماری کا علاج شروع کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں وہی فصل دوبارہ ہری بھری ہو جائے گی یا کم از کم اس بیماری کا حلقہ اثر محدود ہو جائے گا۔

اگر ہم اسی نظام کائنات پر غور کریں تو آپ میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ جہاں سے شاخ کٹتی ہے، وہیں پہ ایک نئی شاخ اگتی بھی ہے۔ جہاں پہ پتے جھڑتے ہیں ، وہیں پہ نئے پتے اگتے بھی ہیں۔ جہاں پہ پھول مرجھاتے ہیں، وہیں پہ پھر نئی کلیاں چٹکتی بھی ہیں۔

خود ہم اگر اپنے جسم پر غور کریں اگر کبھی بخار کی کیفیت ہو، سر میں درد ہو، جسم

پر کہیں کوئی زخم لگ گیا ہو تو ہمارا سب سے پہلا رد عمل یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنی اس بیماری، اس تکلیف کا احساس کرتے ہوئے اس کے علاج کی فکر کرتے ہیں۔اور یہ علاج اس بیماری کی کیفیت پر منحصر ہوتا ہے۔اگر صرف دوائی وغیرہ سے ہی اِس بیماری کا علاج ممکن ہو تو انسان کو دوائی دی جاتی ہے۔اور اگر کبھی نشتر چلانے کی نوبت آئے تو اُسے بھی استعمال میں لایا جاتا ہے تاکہ یہ وقتی تکلیف آئندہ آنے والی زندگی میں باقی جسم کو اذیت میں مبتلا نہ کرے۔

لٰہذا میرے عزیزو! انسان جب اپنی روح کو بیمار کر رہا ہو، اپنے ایمان کو زنگ لگا رہا ہو تو اس کا بھی تو کوئی علاج ہونا چاہیے۔

بقول شاعر:۔

بھول بیٹھے ہیں قرآن کو لگ گیا زنگ ایمان کو
کل بدلتے ہیں ہم قسمتیں آج قسمت پہ شاکر ہیں ہم

اللہ سبحان وتعالیٰ کی یہ خاص کرم نوازی ہے کہ اُس نے اپنے بندوں کو جہنم کی آگ اور اس کی سختیوں سے بچانے کیلئے خود توبہ کا حکم بھی دیا اور ترغیب بھی دی۔اللہ کا ارشاد ہے کہ

سورۃ نور آیت ۳۱

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ 31○

تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو۔ توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰۗىِٕكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا 17○

ہاں یہ جان لو کہ اللہ پر توبہ کی قبولیت کا حق انہی لوگوں کے لیے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی بُرا فعل کر گزرتے ہیں اور اس کے بعد جلدی ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظرِ عنایت سے پھر متوجہ ہو جاتا ہے اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔ (سورۃ النساء آیت:۱۷)

سورۃ الزمر آیت ۵۳ اور ۵۴ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قُلۡ يٰعِبَادِيَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعًا ‌ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ○53 وَاَنِيۡبُوۡۤا اِلٰى رَبِّكُمۡ وَاَسۡلِمُوۡا لَهٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ○54

(اے نبی ﷺ) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے وہ تو غفور، رحیم ہے۔ (۵۳) پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور مطیع بن جاؤ اُس کے قبل اس کے کہ تم پر عذاب آ جائے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے۔ (۵۴)

میرے بھائیو اور دوستو۔ امام احمد نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ''شیطان کہتا ہے، اے میرے رب مجھے قسم ہے تیری عزت و جلال کی، میں انہیں گمراہ کرنے سے اُس وقت تک باز نہ آؤں گا جب تک ان کے جسموں میں روح باقی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، مجھے قسم ہے میری عزت اور جلال کی میں ان کی مغفرت کرتا رہوں گا جب تک یہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے۔''

ایک اور بشارت ہم گناہگاروں کیلئے ۔ حضرت انس ؓ ایک حدیث قدسی بیان کرتے ہیں۔ نیز حدیث قدسی کے حوالے سے ایک بات ہم سب کے سمجھ لینے کی ہے کہ ہر وہ

کام یا ہر وہ کلام کہ جس کو نبیؐ نے یہ کہہ کر کیا کہ اللہ نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے یا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ ہدایت کی ہے وہ دراصل وحی کی ہی ایک شکل ہے کہ جو قرآن میں تو درج نہیں ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے سورۃ نجم میں ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

وہ اپنی خواہشِ نفس سے نہیں بولتا،(۳) یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔(۴)

توبہ کی ترغیب:۔

دن میں توبہ کیلئے اللہ ہاتھ پھیلاتا ہے

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر ۲۴۸۸ حدیث قدسی مکررات ۷ متفق علیہ ۴

محمد بن مثنی، محمد بن جعفر، شعبہ، عمر بن مرہ حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے تاکہ دن کے گناہ گار کی توبہ قبول کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا رہتا ہے تاکہ رات کے گناہ گار کی توبہ قبول کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

گناہ سے ایک نقطہ

جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر ۱۲۸۵ حدیث مرفوع مکررات ۳ متفق علیہ ۰

قتیبہ، لیث، ابن عجلان، قعقاع بن حکیم، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اگر اسے ترک کر دے یا استغفار کرے اور توبہ کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ گناہ کرے تو سیاہی بڑھا دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل پر چھا جاتی ہے اور یہی وہ ران ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ) (سورۃ مطففین ۱۴) ہرگز نہیں بلکہ ان کے (برے) کاموں کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے)۔ میں کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اللہ نے ظلم کو اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر ۲۰۷۱ حدیث قدسی مکررات ۴ متفق علیہ ۳

عبداللہ بن عبدالرحمن بن بہرام دارمی مروان ابن محمد دمشقی سعید بن عبدالعزیز ربیعہ یزید بن ابی ادریس خولانی حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے روایت ہے اللہ عزوجل نے فرمایا اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور میں نے تمہارے درمیان بھی ظلم کو حرام قرار دیا ہے تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کروا ے میرے بندو تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے کہ جسے میں ہدایت دوں تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں

ہدایت دوں گا اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے کہ جسے میں کھلاؤں تو تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے کہ جسے میں پہناؤں تو تم مجھ سے لباس مانگو تو میں تمہیں لباس پہناؤں گا اے میرے بندو تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں سارے گناہوں کو بخشتا ہوں تو تم مجھ سے بخشش مانگو میں تمہیں بخش دوں گا اے میرے بندو تم مجھے ہر گز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نہ ہی ہر گز مجھے نفع پہنچا سکتے ہو اے میرے بندو اگر تم سب اولین و آخرین اور جن وانس اس آدمی کے دل کی طرح ہو جاؤ جو سب سے زیادہ تقوی والا ہو تو بھی تم میری سلطنت میں کچھ بھی اضافہ نہیں کر سکتے اور اگر سب اولین اور آخرین اور جن وانس اس ایک آدمی کی طرح ہو جاؤ کہ جو سب سے زیادہ بد کار ہے تو پھر بھی تم میری سلطنت میں کچھ کمی نہیں کر سکتے اے میرے بندو اگر تم سب اولین اور آخرین اور جن اور انس ایک صاف چٹیل میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگنے لگو اور میں ہر انسان کو جو وہ مجھ سے مانگے عطا کر دوں تو پھر بھی میرے خزانوں میں اس قدر بھی کمی نہیں ہو گی جتنی کہ سمندر میں سوئی ڈال کر نکالنے سے۔ اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں کہ جنہیں میں تمہارے لئے اکٹھا کر رہا ہوں پھر میں تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو آدمی بہتر بدلہ پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو بہتر بدلہ نہ پائے تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے حضرت سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ادریس خولانی جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو اپنے گھٹنوں کے بل جھک جاتے تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي

إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدْ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے ''اے ابن آدم اگر تو مجھ سے دُعا کرے اور میری طرف رجوع کرے اور تیرے گناہ آسمانوں کو چھونے والے پہاڑوں سے بھی زیادہ ہوں تو بھی میں تجھے معاف کر دوں گا۔

بقول شاعر:۔

میں اُس کی ساری خطائیں معاف کر دوں گا
اگر وہ اب بھی مجھے شرمسار مل جائے

میرے بھائیو اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اللہ سبحان و تعالیٰ کی محبت اور اس کے غضب کا صحیح ادراق نہیں ہے۔

نبیؐ مدینہ منورۃ میں صحابہ کے ساتھ تشریف فرماہیں کہ جنگی قیدیوں میں سے ایک عورت اپنے گمشدہ بچے کو پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہی تھی نبیؐ نے اس کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے صحابہ ؓ سے دریافت کیا، اگر اس عورت کو اس کا بچہ مل جائے تو کیا یہ اسے آگ میں پھینک سکتی ہے؟، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو اپنے بچے کی جدائی میں پاگل ہوئی جا رہی ہے یہ بھلا اُسے کیسے آگ میں پھینک سکتی ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جتنی محبت یہ عورت اپنے بچے سے کرتی ہے اُس سے ستر گنا زیادہ اللہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔

لیکن یہ انسان ہے کہ اپنے اعمال کی بناء پر اللہ کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔

میرے بھائیو اللہ سبحان و تعالیٰ کو ایک انسان کی توبہ کی کسقدر خوشی ہوتی ہے، اس کیفیت کو نبیؐ نے ایک حدیث میں اس طرح بیان کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ خُدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اُس مسافر آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو سفر کے دوران کسی صحرا سے گزر رہا ہو اور اس کے ساتھ بس اس کی سواری کی اونٹنی ہو اور اسی پر اُس کے کھانے پینے کا سامان ہو، پھر وہ آرام کرنے کیلئے تھوڑی دیر لیٹ جائے اور اسے نیند آجائے اور جب اُس کی آنکھ کھلے تو دیکھے کہ اُس کی اونٹنی پورے سامان سمیت غائب ہے پھر وہ اُس کی تلاش میں سرگرداں ہو یہاں تک کہ گرمی اور پیاس کی شدت کی وجہ سے جب اس کی جان پر بن آئے تو وہ سوچنے لگے کہ میرے لیے اب بہتر یہی ہے کہ میں اسی جگہ جا کر بیٹھ جاؤں جہاں سویا تھا،

یہاں تک کہ مجھے موت آجائے، پھر وہ اسی ارادہ سے وہاں آکر اپنے بازو پر سر رکھ کر مرنے کیلئے لیٹ جائے، پھر اس کی آنکھ کھلے تو وہ دیکھے کہ اُس کی اونٹنی اسکے پاس موجود ہے اور اس پر کھانے پینے کا پورا سامان جوں کا توں موجود ہے تو وہ خوشی میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہے اور کہنا یہ چاہتا ہے کہ اے اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ وہ جو الفاظ کہتا ہے وہ کچھ یوں ہیں اے میرے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں، نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

لہذا میرے بھائیو اور دوستو اللہ سبحان و اتعالیٰ تو اس بات کے منتظر ہیں کہ کب اُس کے گناہ گار بندے اُس کی طرف واپس پلٹ کر آتے ہیں۔ اور کب وہ اُس سے توبہ طلب کریں اور وہ انہیں معاف کر دے۔ اللہ سبحان و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١١٢

اللہ کی طرف بار بار پلٹ والے اس کی بندگی بجالانے والے، اس کی تعریف کے گن گانے والے، اس کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے، اس کے آگے رکوع اور سجدے کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، بدی سے روکنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (اس شان کے ہوتے ہیں وہ مومن جو اللہ سے بیع کا یہ معاملہ طے کرتے ہیں)۔ اور اے نبیؐ ان مومنوں کو خوش خبری دیدو۔ (سورۃ توبہ آیت ۱۱۲)

سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۰۱ میں اللہ سبحان و تعالیٰ فرماتے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۤئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝٢٠١ۚ

حقیقت میں جو لوگ متقی ہیں اُن کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ کبھی شیطان کے اثر سے کوئی بُرا

خیال اگر انہیں چھو بھی جاتا ہے تو فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں اور پھر انہیں صاف نظر آنے لگتا ہے کہ ان کے لیے صحیح طریقِ کار کیا ہو۔(۲۰۱)

سورۃ ہود آیت نمبر ۹۰ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ 09○

دیکھو! اپنے ربّ سے معافی مانگو اور اس کی طرف پلٹ آؤ، بے شک میرا رب رحیم ہے اور اپنی مخلوق سے محبت رکھتا ہے۔"(۹۰)

سورۃ یوسف میں ہے:

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ 89○

اس نے کہا" میں اپنے رب سے تمہارے لیے معافی کی درخواست کروں گا، وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔"(۸۹)

سورۃ الکہف آیت نمبر ۵۸ میں اللہ سبحان و تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا 85○

تیرا رب بڑا درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔ وہ ان کے کرتوتوں پر انہیں پکڑنا چاہتا تو جلدی ہی عذاب بھیج دیتا۔ مگر ان کے لیے وعدے کا ایک وقت مقرر ہے اور اس سے بچ کر بھاگ نکلنے کی یہ کوئی راہ نہ پائیں گے۔(۵۸)

سورۃ شوریٰ آیت نمبر ۲۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ 52○

وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر فرماتا ہے، حالانکہ تم

لوگوں کے سب افعال کا اُسے علم ہے۔(۲۵)

غامدیہ ؓ نبی پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور عرض کرتی ہے کہ اے اللہ کے رسول مجھ سے گناہ ہو گیا ہے میں زنا کی مرتکب ہوئی ہوں مجھے آپ پاک کر دیجئے۔ نبیؐ اس کی بات کو سنتے ہیں اور چہرہ دوسری طرف پھیر لیتے وہ دوسری طرف سے پھر وہی بات کرتی ہے کہ نبیؐ مجھے پاک کر دیجئے میں اتنا بڑا گناہ کر بیٹھی ہوں۔ آپؐ فرماتے ہیں اچھا ابھی تم چلی جاؤ بعد میں آنا، وہ چلی جاتی ہیں اور پھر کچھ مدت کے بعد نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور عرض کرتی ہیں کہ آقا اب تم میں ماں بننے والی ہوں نبیؐ فرماتے ہیں کہ جاؤ جب بچہ پیدا ہو جائے تو پھر آنا، وہ چلی جاتی ہیں اور جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر واپس آتی ہیں کہ آقا اب تو بچہ بھی پیدا ہو گیا اب تو مجھے پاک کر دیں مجھے سزا دیدیں نبیؐ فرماتے ہیں کہ ابھی بچے کو دودھ پلاؤ جب یہ کھانا کھانے کے قابل ہو جائے پھر آنا، گویا اس کو نظر انداز کر رہے ہیں، لیکن وہ تھیں کہ بس ایک ہی تڑپ اور امید تھی کہ میں جب اللہ کے پاس جاؤں تو اس گناہ اور گندگی سے پاک ہو کر جاؤں انسان تو اپنے گناہوں کو بھول جاتا ہے اس کو تو ایک دن کے گناہوں کا علم نہیں ہوتا مگر وہ ہیں کہ صرف ایک ہی بات کی خواہش ہے کہ بس اللہ میرا یہ گناہ معاف کر دے۔ چند مہینوں میں اُس بچے کو کھانے پینے کے قابل بناتی ہیں اور جب نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں تو بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے اور وہ اس کو اپنے منہ میں ڈالے ہوئے ہوتا ہے پھر نبیؐ صحابہ ؓ کو حکم دیتے ہیں کہ اِن کو سنگسار کر دو۔

انہیں زندہ ایک گڑھے میں ڈال دیا جاتا ہے اور پھر ان پر پتھروں کی بارش شروع ہو جاتی ہے، اتنے میں ایک پتھر ان کو لگتا ہے اور خون کا ایک پھوارہ حضرت خالد بن ولید ؓ پر

آ کر پڑتا ہے، خالدؓ کہتے ہیں کہ اے عورت تونے اتنا گندہ کام کیا ہے کہ اب مرتے ہوئے میرے کپڑے بھی ناپاک کر دیئے ہیں۔ نبیؐ نے ان کی یہ بات سنی تو فرمایا اپنی زبان کو روکو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے اگر ظالمانہ محصول لینے والا بھی کرتا تو بخش دیا جاتا۔

آپؐ ان کی نماز جنازہ پڑھانے لگے تو حضرت عمرؓ نے روکنا چاہا۔ آپؐ نے فرمایا

لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ

کہ انہوں نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر یہ مدینہ کے لوگوں میں بھی تقسیم کی جائے تو اس سے وسیع ہے۔

میرے بھائیو دیکھا آپ نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو توبہ کرنے والے سے کتنی محبت ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں اگر کسی انسان کو اللہ اس بات کی توفیق دے کہ وہ توبہ و تائب ہو جائے تو ہمارے معاشرے میں اس فرد کو ہمر بھر طعن و تشنیع کا سزاوار بنایا جاتا ہے۔ اُس کے پچھلے اعمال کی بناء پر لوگ انگلیاں اٹھا اٹھا کر اسے ذہنی اذیت دیتے ہیں۔ معاشرے میں اُس کا چلنا پھرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہی فرد جب گناہوں میں مبتلا تھا تو اسی معاشرے کے کسی فرد کی جرأت نہ ہوتی تھی کہ اس کو کوئی برا بھلا کہہ سکے۔ اس کے برعکس نبیؐ نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ تائب کو برا نہ جانو۔

غزہ تبوک میں تین صحابہ نے شرکت نہیں کی

صحیح بخاری: جلد دوم: حدیث نمبر ۱۶۰۵ حدیث مرفوع مکررات ۱۷ متفق علیہ ۹

یحیی بن بکیر لیث عقیل ابن شہاب عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب سے جو اپنے والد عبداللہ بن کعب سے جو اپنے والد کو نابینا ہو جانے کی وجہ سے پکڑ کر چلایا کرتے تھے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

کعب بن مالک سے سنا انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تمام لڑائیوں میں حاضر رہا۔ مگر تبوک اور بدر میں پیچھے رہ گیا مگر بدر میں پیچھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نہیں ہوا جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کی غرض یہ تھی کہ قافلہ قریش کا تعاقب کیا جائے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ نے اچانک حائل کر دیا اور جنگ ہو گئی میں لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے سب سے اسلام پر قائم رہنے کا عہد لیا اور مجھے تو لیلۃ العقبہ جنگ بدر کے مقابلہ میں عزیز ہے اگرچہ جنگ بدر کو لوگوں میں زیادہ شہرت اور فضیلت حاصل ہے اور جنگ تبوک میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے قبل کبھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں مگر اس غزوہ کے وقت میں دو سواریوں کا مالک بن گیا اس کے علاوہ آنحضرت ﷺ کا یہ دستور تھا کہ جب کہیں جنگ کا خیال کرتے تو صاف صاف پتہ نشان اور جگہ نہیں بتاتے تھے بلکہ کچھ گول مول الفاظ میں ظاہر کرتے تھے تا کہ کوئی دوسرا مقام سمجھتا رہے غرض جب لڑائی کا وقت آیا تو گرمی بہت شدید تھی راستہ طویل اور بے آب و گیاہ تھا دشمن کی تعداد زیادہ تھی لہذا آپ ﷺ نے مسلمانوں کو پورے طور پر آگاہ کر دیا کہ ہم تبوک جا رہے ہیں تا کہ تیار کر لیں اس وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ کثیر تعداد میں مسلمان موجود تھے مگر کوئی ایسی کتاب وغیرہ نہیں تھی کہ اس میں سب کے نام لکھے ہوئے ہوں کعب کہتے ہیں کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں تھا کہ جو اس لڑائی میں شریک ہونا نہ چاہتا ہو مگر ساتھ ہی یہ خیال بھی کرتے تھے کہ کسی کی غیر حاضری آنحضرت ﷺ کو اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وحی نہ آئے غرض آنحضرت ﷺ نے لڑائی کی تیاریاں شروع کر دیں اور یہ وقت تھا جب کہ میوہ پک رہا تھا اور سایہ میں بیٹھنا اچھا معلوم ہوتا تھا سب تیاریاں کر رہے تھے مگر میں ہر صبح کو یہی سوچتا تھا کہ میں تیاری

کرلوں گا کیا جلدی ہے میں تو ہر وقت تیاری کر سکتا ہوں اسی طرح دن گزرتے رہے ایک روز صبح کو آنحضرت ﷺ روانہ ہو گئے میں نے سوچا ان کو جانے دو اور میں دو ایک دن میں تیار کر کے راستہ میں ان سے شامل ہو جاؤں گا غرض دوسری صبح کو میں نے تیاری کرنی چاہی مگر نہ ہو سکی اور میں یوں ہی رہ گیا تیسرے روز بھی یہی ہوا اور پھر میرا برابر یہی حال ہوتا رہا اب سب لوگ بہت دور نکل چکے تھے میں نے کئی مرتبہ قصد کیا کہ آپ ﷺ سے جا کر مل جاؤں مگر تقدیر میں نہ تھا کاش! ایسا کرلیتا چنانچہ آنحضرت ﷺ کے چلے جانے کے بعد میں جب مدینہ میں چلتا پھرتا تو مجھ کو یا تو منافق نظر آتے یا وہ نظر آتے جو کمزور ضعیف اور بیمار تھے مجھے بہت افسوس ہوتا تھا آنحضرت ﷺ نے راستہ میں مجھے کہیں بھی یاد نہیں کیا البتہ تبوک پہنچ کر جب سب لوگوں میں تشریف فرما ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کعب بن مالک کہاں ہیں؟ بنی سلمہ کے ایک آدمی عبداللہ بن انیس ؓ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ تو اپنے حسن و جمال پر ناز کرنے کی وجہ سے رہ گئے ہیں تو معاذ ؓ نے کہا کہ تم نے اچھی بات نہیں کی۔ اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! ہم تو انہیں اچھا آدمی جانتے ہیں آنحضرت ﷺ یہ سن کر خاموش ہو رہے کعب بن مالک ؓ کا بیان ہے کہ جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ واپس آرہے ہیں تو میں سوچنے لگا کہ کوئی ایسا حیلہ بہانہ ہاتھ آجائے جو آنحضرت ﷺ کے غصہ سے مجھے بچا سکے پھر میں اپنے گھر کے سمجھدار لوگوں سے مشورہ کرنے لگا کہ اس سلسلہ میں کچھ تم بھی سوچو مگر جب یہ بات معلوم ہوئی کہ آنحضرت ﷺ مدینہ کے بالکل قریب آگئے ہیں تو میرے دل سے اس حیلہ کا خیال دور ہو گیا اور میں نے یقین کرلیا کہ جھوٹ آپ ﷺ کے غصہ سے نہیں بچا سکے گا صبح کو آنحضرت ﷺ مدینہ میں تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو

رکعت نفل ادا فرماتے اب جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انہوں نے آنا شروع کیا اور اپنے اپنے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے یہ لوگ اسی (۸۰) تھے یا اس سے کچھ زیادہ آنخضرت ﷺ نے ان سے ان کے عذر قبول کر لئے اور ان سے دوبارہ بیعت لی اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور ان کے دلوں کے خیالات کو اللہ کے حوالے کر دیا کعب ؓ کہتے ہیں میں بھی آیا اسلام علیکم کہا آپ نے ایسی مسکراہٹ سے جس میں غصہ بھی جھلک رہا تھا جواب دیا اور فرمایا آؤ میں سامنے جا کر بیٹھ گیا حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے پوچھا کعب تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ حالانکہ تم نے تو سواری کا بھی انتظام کر لیا تھا میں نے عرض کیا آپ ﷺ کا فرمانا درست ہے میں اگر کسی اور کے سامنے ہوتا تو ممکن تھا کہ اس سے بہانہ وغیرہ کر کے چھوٹ جاتا کیونکہ میں بول بھی خوب سکتا ہوں مگر اللہ گواہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ اگر آج میں نے جھوٹ بول کر آپ کو راضی کر لیا تو کل اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اس لئے میں سچ ہی بولوں گا چاہے آپ میرے اوپر غصہ ہی کیوں نہ فرمائیں آئندہ کو تو اللہ کی مغفرت اور بخشش کی امید رہے گی اللہ کی قسم میں قصوروار ہوں حالانکہ مال و دولت میں کوئی بھی میرے برابر نہیں ہے مگر میں یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی شریک نہ ہوسکا آنخضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ کعب نے صحیح بات بیان کر دی اچھا جاؤ اور اللہ کے حکم کا اپنے حق میں انتظار کرو غرض میں اٹھ کر چلا تو بنی سلمہ کے آدمی بھی میرے ساتھ ہو لئے اور کہنے لگے کہ ہم نے تو اب تک تمہارا کوئی گناہ نہیں دیکھا ہے تم نے بھی دوسرے لوگوں کی طرح آنخضرت ﷺ کے سامنے کوئی بہانہ پیش کر دیا ہوتا حضور کی دعاء مغفرت کے لئے کافی ہوتی وہ برابر مجھے یہی سمجھاتے رہے یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خیال آنے لگا کہ واپس آنخضرت ﷺ کے پاس جاؤں اور پہلے والی بات کو غلط ثابت

کرکے کوئی بہانہ پیش کردوں پھر میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کوئی اور بھی ہے؟ جس نے میری طرح اپنے گناہ کا اعتراف کیا ہے انہوں نے کہا ہاں دو آدمی اور بھی ہیں جنہوں نے اقرار کیا اور آنحضرت ﷺ نے ان سے بھی وہی فرمایا ہے جو کہ تم سے ارشاد کیا ہے میں نے ان کے نام پوچھے تو کہا ایک مرارہ بن ربیع عمروی دوسرے ہلال بن امیہ واقفی یہ دونوں نیک آدمی تھے اور جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے مجھے ان سے ملنا اچھا معلوم ہوتا تھا غرض ان دو آدمیوں کا نام سن کر مجھے اطمینان ہو گیا اور میں چل دیا رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو منع فرمادیا تھا کہ ان تین آدمیوں سے کوئی کلام نہ کرے مگر دوسرے رہ جانے والے اور جھوٹے بہانے کرنے والوں کے لئے یہ حکم نہیں دیا تھا آخر لوگوں نے ہم سے الگ رہنا شروع کردیا اور ہم ایسے ہو گئے جیسے ہمیں کوئی جانتا ہی نہیں ہے گویا آسمان و زمین بدل گئے ہیں غرض پچاس راتیں اسی حال میں گزر گئیں میرے دونوں ساتھی تو گھر میں بیٹھ گئے مگر میں ہمت والا تھا نکلتا رہا نماز جماعت میں شریک ہوتا بازار وغیرہ جاتا مگر کوئی بات نہیں کرتا تھا میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھی آیا آپ ﷺ مصلے پر رونق افروز ہوتے میں سلام کرتا اور مجھے ایسا شبہ ہوتا کہ آپ ﷺ کے ہونٹ ہل رہے ہیں شاید سلام کا جواب دے رہے ہیں پھر میں آپ ﷺ کے قریب ہی نماز پڑھنے لگتا مگر آنکھ چرا کر آپ ﷺ کو بھی دیکھتا رہتا کہ آپ ﷺ کیا کرتے رہتے ہیں چنانچہ میں جب نماز میں ہوتا تو آپ ﷺ مجھے دیکھتے رہتے اور جب میری نظر آپ سے ملتی تو آپ ﷺ منہ پھیر لیا کرتے تھے اس حال میں مدت گزر گئی اور میں لوگوں کی خاموشی سے عاجز آ گیا اور پھر اپنے چچازاد بھائی ابو قتادہ کے پاس باغ میں آیا اور سلام کیا اور اس سے مجھے بہت محبت تھی مگر اللہ کی قسم! اس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے کہا اے ابو قتادہ تو مجھے اللہ اور اس کے رسول کا طرفدار جانتا

ہے یا نہیں؟ مگر اس نے جواب نہ دیا پھر میں نے قسم کھا کر یہی بات کہی مگر جواب ندارد! میں نے تیسری مرتبہ یہی کہا تو ابو قتادہ نے صرف اتنا جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو خوب معلوم ہے پھر مجھ سے ضبط نہ ہو سکا آنسو جاری ہو گئے اور میں واپس چل دیا میں ایک دن بازار میں جا رہا تھا کہ ایک نصرانی کسان جو ملک شام کا رہنے والا تھا اور اناج فروخت کرنے آیا تھا وہ میرا پتہ لوگوں سے معلوم کر رہا تھا تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ یہ کعب بن مالک ؓ ہیں وہ میرے پاس آیا اور غسان کے نصرانی بادشاہ کا ایک خط مجھے دیا جس میں لکھا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے رسول اللہ ﷺ تم پر بہت زیادتی کر رہے ہیں حالانکہ اللہ نے تم کو ذلیل نہیں بنایا ہے تم بہت کام کے آدمی ہو تم میرے پاس آجاؤ ہم تم کو بہت آرام سے رکھیں گے میں نے سوچا یہ دوہری آزمائش ہے اور پھر اس خط کو آگ کے تندور میں ڈال دیا ابھی صرف چالیس راتیں گزری تھیں اور دس باقی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد حزیمہ بن ثابت ؓ نے مجھ سے آ کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو میں نے کہا کیا مطلب ہے؟ طلاق دے دوں یا کچھ اور حزیمہ ؓ نے کہا بس الگ رہو اور مباشرت وغیرہ مت کرو ایسا ہی حکم میرے دونوں ساتھیوں کو بھی ملا تھا غرض میں نے بیوی سے کہا کہ تم اپنے رشتہ داروں میں جا کر رہو جب تک اللہ تعالیٰ میرا فیصلہ نہ فرمادے کعب ؓ کہتے ہیں کہ پھر ہلال بن امیہ ؓ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہلال بن امیہ ؓ میرا خاوند بہت بوڑھا ہے اگر میں اس کا کام کر دیا کروں تو کوئی برائی تو نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ نہیں مگر وہ صحبت نہیں کر سکتا اس نے عرض کیا حضور اس میں تو ایسی خواہش ہی نہیں ہے اور جب سے یہ بات ہوئی ہے رو رہا ہے اور جب سے اس کا یہی حال ہے کعب ؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے

کچھ میرے عزیزوں نے کہا کہ تم بھی آنحضرت ﷺ کے پاس جا کر اپنی بیوی کے بارے میں ایسی ہی اجازت حاصل کرلو تا کہ وہ تمہاری خدمت کرتی رہے جس طرح ہلال ؓ کی بیوی کو اجازت مل گئی ہے میں نے کہا اللہ کی قسم! میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا معلوم نہیں کہ آنحضرت ﷺ کیا فرمائیں میں نوجوان آدمی ہوں ہلال کی مانند ضعیف نہیں ہوں غرض اس کے بعد وہ دس راتیں بھی گزر گئیں اور میں پچاسویں رات کو صبح کو نماز کے بعد اپنے گھر کے پاس بیٹھا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ زندگی اجیرن ہو چکی ہے اور زمین میرے لئے باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہو چکی ہے کہ اتنے میں کوہ سلع پر سے کسی پکارنے والے نے پکار کر کہا کہ اے کعب بن مالک ؓ تم کو بشارت دی جاتی ہے اس آواز کے سنتے ہی میں خوشی سے سجدہ میں گر پڑا اور یقین کرلیا کہ اب یہ مشکل آسان ہو گئی کیونکہ آنحضرت ﷺ نے نماز فجر کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کا قصور معاف کر دیا ہے اب تو لوگ میرے پاس اور میرے ان ساتھیوں کے پاس خوشخبری اور مبارکباد کے لئے جانے لگے اور ایک آدمی زبیر بن عوام ؓ اپنے گھوڑے کو بھگاتے میرے پاس آئے اور ایک دوسرا آدمی بنی سلمہ کا سلع پہاڑ پر چڑھ گیا اس کی آواز جلدی میرے کانوں تک پہنچ گئی اس وقت میں اس قدر خوش ہوا کہ اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کو دیدیئے میرے پاس ان کے سوائی کوئی دوسرے کپڑے نہیں تھے میں نے ابو قتادہ ؓ سے دو کپڑے لے کر پہنے پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جانے لگا راستہ میں لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو مجھے مبارکباد دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ انعام تمہیں مبارک ہو کعب ؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے اور دوسرے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھے دیکھ کر دوڑے مصافحہ کیا پھر مبارک باددی مہاجرین میں سے یہ کام

صرف طلحہ ؓ نے کیا اللہ گواہ ہے کہ میں ان کا یہ احسان کبھی نہ بھولوں گا کعب کہتے ہیں کہ پھر جب میں نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا اور آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے کعب! یہ دن تمہیں مبارک ہو جو سب دنوں سے اچھا ہے تمہاری پیدائش سے لے کر آج تک میں نے عرض کیا حضور! یہ معافی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے یا آپ ﷺ کی طرف سے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے معاف کیا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو چہرہ مبارک چاند کی طرح چمکنے لگتا تھا اور ہم آپ کی خوشی کو پہچان جاتے تھے پھر میں نے حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں اپنی اس نجات اور معافی کے شکریہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے خیرات نہ کردوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھوڑا کرو اور کچھ اپنے لئے بھی رکھو کیونکہ یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے میں نے عرض کیا ٹھیک ہے میں اپنا خیبر کا حصہ روک لیتا ہوں پھر میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے سچ بولنے کی وجہ سے نجات پائی ہے اب میں تمام زندگی سچ ہی بولوں گا اللہ کی قسم! میں نہیں کہہ سکتا کہ سچ بولنے کی وجہ سے اللہ نے کسی پر ایسی مہربانی فرمائی ہو جیسی مجھ پر کی ہے اس وقت سے جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سچی بات کہہ دی پھر اس وقت سے اب تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور میں امید کرتا ہوں کہ زندگی بھر اللہ مجھے جھوٹ سے بچائے گا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ التوبہ: (۱۱۷) یعنی اللہ نے نبی کو اور مہاجرین وانصار کو معاف کر دیا اللہ کی قسم قبول اسلام کے بعد اس سے بڑھ کر میں نے کوئی انعام اور احسان نہیں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے مجھے سچ بولنے کی توفیق دے کر ہلاک ہونے سے بچا لیا ورنہ دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی

تباہ اور ہلاک ہو جاتا جنہوں نے آپ ﷺ سے جھوٹ بولا جھوٹے حلف اٹھائے تو پھر یہ آیت نازل ہوئی سَيَحۡلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ (سورۃ التوبہ ۹۵)یعنی یہ لوگ جھوٹے ہیں کعب ؓ کہتے ہیں ہم تینوں ان منافقوں سے علیحدہ ہیں جنہوں نے نہ جانے کتنے بہانے بنائے اور جھوٹے حلف اٹھائے اور آنحضرت ﷺ نے ان کی بات کو قبول کرلیا اور ان سے بیعت لے لی اور دعائے مغفرت فرمائی مگر ہمارا معاملہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا (سورۃ توبہ ۱۱۸)یعنی ان تین کو معاف کیا جو پیچھے رہ گئے تھے اس سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو جان بوجھ کر رہ گئے تھے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہم ان سے پیچھے رہے جنہوں نے قسمیں کھائیں عذر بیان کئے اور رسول اکرم ﷺ نے ان کے عذر کو قبول کرلیا۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ قِصَّةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبٌ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِي أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزَاةِ وَاللَّهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ

رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيُ اللَّهِ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتْ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِي ذَلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطُفْتُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنْ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَائَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدْ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ لَا وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ

أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِي أَحَدٌ قَالُوا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّأْمِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ

لَمَّا قَرَأْتُهَا وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ
لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ
اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَتَكُونِي
عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتْ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ
فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَاللَّهِ مَا
زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ
فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُولُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ
عَشْرَ لَيَالٍ حَتَّى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا
فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ
فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَآذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ
عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ
وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنْ

الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي وَاللَّهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللَّهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيتُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ إِلَى قَوْلِهِ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ فَوَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ

أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنْ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنْ الْغَزْوِ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

توبہ کی شرائط:۔

میری یہ کوشش ہو گی کہ میں آپ بھائیوں کے سامنے توبہ کی شرائط اپنی معلومات کی بناء پر آپ کے سامنے بیان کر سکوں۔

ا۔ میرے بھائیو اللہ کو جو مطلوب ہے وہ تو صرف یہ ہے کہ انسان توبہ کرے تو صرف اللہ سے توبہ کرے اس کے ڈر کی وجہ سے توبہ کرے۔

ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم اللہ سے کم اور بندوں سے زیادہ ڈرتے ہیں، جبکہ ڈر تو صرف اسی ذات واحد کا ہونا چاہیے کہ جو سمیع وبصیر ہے۔ جو دلوں کے بھید تک کو جانتا ہے۔

اگر ہم رات کے اندھیرے میں اور تنہائی کے کسی گوشے میں بھی کوئی گناہ کریں تو اللہ کو اس کا علم ہو جاتا ہے۔ اگر ہمارے دل کی گہرائی میں بھی کوئی بُرا ارادہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تک اس کی خبر پہنچ جاتی ہے۔

اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ 31○

وہ تو دلوں کا حال تک جانتا ہے۔(سورۃ ملک ۱۳)

ہم ساری دُنیا سے چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں چُھپا سکتے، سب سے بھاگ سکتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں بھاگ سکتے۔ سب سے بچ سکتے ہیں لیکن اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔

یہ یقین جتنا زیادہ مضبوط ہو گا اتنا ہی زیادہ انسان اپنے خُدا کے احکام کا مطیع ہو گا جس چیز کو اللہ نے حرام کیا ہے وہ اس کے پاس بھی نہ جائے گا اور جس چیز کا اُس نے حکم دیا ہے وہ اس کو رات کی تنہائی اور تاریکی میں بھی بجالائے گا۔

نبی ﷺ نے فرمایا: کہ جہاں بھی ہو اللہ سے ڈر اور ہر برائی کے بعد نیکی کر، یہ اسے مٹادے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کا برتاؤ کر۔

نبی ﷺ دن میں سوبار توبہ کرتے تھے۔

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر ۲۳۵۷ حدیث مرفوع مکررات ۴ متفق علیہ ا

یحیی بن یحیی، قتیبہ بن سعید، ابو ربیع عتکی حماد یحیی حماد بن زید ثابت حضرت اغر مزنی صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے دل پر (کبھی کبھی) غفلت آجاتی ہے اسی وجہ سے میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ الْأَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

۲۔ دوسری جو شرط ہے وہ یہ کہ انسان اپنے گناہوں پر نادم ہو، شرمندگی محسوس کرے، نبیؐ نے فرمایا ''الندم التوبہ''

انسان کو گناہ کرنے کا دُکھ اور افسوس ہو، اور یہ تمنا کہ کاش ایسا نہ کیا ہوتا،

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ انسان فوراً اُس گناہ سے رُک جائے۔

۴۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ آدمی جب یہ جانتا ہو کہ وہ گناہ کر رہا ہے تو پھر اُس مصر نہ رہے۔ یا اس کے بارے میں مختلف قسم کی تاویلیں دینا شروع کر دے اور یہ تاویلیں خواہ وہ کسی فرد کے سامنے بیان کر رہا ہو یا پھر جیسے میں نے شروع میں عرض کیا تھا کہ اللہ نے انسان کو ضمیر جیسی ایک نعمت دی ہے، اس کے روبرو پیش کرے۔

۵۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کو تنہائیوں میں یاد کر کے لذتیں نہ حاصل کرتا رہے۔

۶۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ آئندہ کیلئے مصمم ارادہ کر لے کہ باقی زندگی میں دوبارہ یہ کام نہیں کرنا۔

۷۔ ساتویں شرط یہ ہے کہ وہ حقوق اللہ کی ادائیگی پوری پابندی کے ساتھ شروع کر دے اس لئے کہ فرائض کی ادائیگی کے بغیر توبہ کی کوئی حیثیت نہیں۔

۸۔ آٹھویں شرط یہ ہے کہ اگر انسان کے گناہ کا معاملہ حقوق العباد کے ساتھ ہو تو اس زیادتی کی تلافی کی کوشش کی جائے۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ جانتے ہو میری امت کا مفلس ترین فرد کونسا ہے، صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا قیامت کے روز ایک آدمی کا اللہ کے دربار میں مقدمہ لایا جائے گا۔ کہ جس کے پاس نیکیوں کی بھرمار ہو گی لیکن اس نے دنیا میں کسی آدمی کا حق مارا ہو گا، کسی کو گالی دی ہو گی، غرض اللہ تعالیٰ اس کی ساری نیکیاں اُن متاثرین میں تقسیم کر دیں گے حتیٰ کہ اِس آدمی کی نیکیاں ختم ہو جائیں گیں، اور

پھر اللہ تعالیٰ اُن کے گناہ اس آدمی کے پلڑے میں ڈال دے گا۔

۹۔ نویں شرط یہ ہے کی انسان موت کے آثار دیکھ کر توبہ نہ کرے بلکہ اس وقت سے پہلے پہلے ہی توبہ کرلے۔

نبی ﷺ نے فرمایا پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو

۱:۔ خوشحالی کو تنگدستی سے پہلے

۲:۔ صحت کو بیماری سے پہلے

۳:۔ زندگی کو موت سے پہلے

۴:۔ فراغت کو مشغولیت سے پہلے

۵:۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے

جبکہ قرآن پاک میں ہمیں فرعون کی مثال ملتی ہے کہ اس نے جب موت کو سامنے دیکھا تو اس وقت اللہ سے توبہ کرنے لگا۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیٓ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○09

آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ○19

ہم بنی اسرائیل کو سمندر سے گزار لے گئے، پھر فرعون اور اس کے لشکر ظلم اور زیادتی کی غرض سے اُن کے پیچھے چلے، حتیٰ کہ فرعون جب ڈوبنے لگا تو بول اٹھا ”میں نے مان لیا کہ خداوند حقیقی اُس کے سوا کوئی نہیں ہے، جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں سر اطاعت جکھا دینے والوں میں سے ہوں (جواب دیا گیا) اب ایمان لاتا ہے! حالانکہ اس سے پہلے تک تو نافرمانی کرتا رہا اور فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔ (سورۃ یونس آیت ۹۰-۹۱)

۱۰۔ دسویں شرط یہ ہے کہ انسان اللہ کی راہ میں خرچ کرے، انفاق کرے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتے ہیں۔

میرے بھائیو جب انسان گناہوں سے توبہ کریگا اور پھر سچی توبہ کرے گا۔ تو اللہ سبحان وتعالیٰ نہ صرف یہ کہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیں گے بلکہ اُن گناہوں کو بھی نیکیوں میں بدل دیں گے۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا 07○

جو توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو، ایسے لوگوں کی بُرائیوں کو اللہ بھلائیوں میں بدل دے گا۔ اور وہ بڑا اغفور الرحیم ہے۔ (سورۃ الفرقان آیت:۷۰)

نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لے گا اللہ اس کو ہر مشکل سے نکالے گا، ہر غم سے نجات دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہو گا۔

یعنی ایک فائدہ تو یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ وہ فرد اللہ کی محبت حاصل کرنے میں بھی کامیاب ہو جائے گا۔

میرے بھائیو استغفار کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں انسان چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں، ہر وقت، ہر لمحہ اور ہر گھڑی استغفار کر سکتا ہے۔ لیکن ایک بات کہ جو دعاؤں کی قبولیت کے اعتبار سے اسلامی تعلیمات میں ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے کچھ خاص موقعوں کو دعاؤں کی زیادہ قبولیت کا درجہ دیا ہے۔

۱۔ آذان اور اقامت کے درمیان

۲۔فرض نماز کے بعد

۳۔روزہ کی افطاری کے وقت

۴۔سحری کے اوقات میں

حدیث قدسی ہے: سحر کے وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

- هَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَاُعْطِيَهٗ
- هَلْ مِنْ دَاعٍ وَاسْتَجِبْ لَهٗ
- هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ

o کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کو عطا کروں،

o کوئی ہے مانگنے والا کہ مجھ سے مانگے اور میں اس کی دعا قبول کروں،

o کوئی ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اس کو معاف کردوں۔

۵۔جمعہ کے دن میں کوئی ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ انسان کی دعا کو لازم قبول کرتے ہیں۔

پس میرے قابل احترام بھائیو آج یہ وقت ہے کہ ہم اس بات کا اعادہ کریں کہ ہم اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور قبل اس سے کہ ہماری موت آجائے اور پھر ہم اللہ کے غضب کے مستحق ٹھہر جائیں،اور اس کیلئے سب سے بہترین الفاظ اگر کوئی ہوسکتے ہیں تو وہ وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے بیان فرمائے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک محفل میں نبیؐ سے ۱۰۰ مرتبہ یہ کلمات گن لیا کرتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

ایک اور حدیث میں ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جو کوئی یقین کے ساتھ ان کلمات کو صبح ادا کرے اور شام کو اس کی موت ہو جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوا، اور جو کوئی رات کو ان کلمات کو ادا کرے اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی اہل جنت میں سے ہوا۔

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوْءُلَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي ذُنُوْبِي فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا أَنْتَ

اور پھر سب سے اہم طریقہ صلوٰۃ التوبہ ہے۔ ابو داود، ترمزی اور نسائی کی حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا

مَا مِنْ رَجُلٍ يَذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ اِلَّا غَفَرَ اللهُ

نبیؐ نے فرمایا کہ جس کسی نے کوئی گناہ کا کام کیا تو اسے چاہیے کہ غسل کرے پھر نماز پڑھے اور پھر اللہ سے استغفار کرے۔ یہاں تک کہ اللہ اسے معاف کردے۔

پھر آل عمران آیت نمبر ۱۳۵ پڑھی

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۣ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۱۳۵

اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کرکے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انہیں یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو؟۔ اور وہ کبھی دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔ (۱۳۵)

سید الاستغفار

صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر ۱۲۷۳ حدیث مرفوع مکررات ۳ متفق علیہ ۳

مسدد، یزید بن زریع، حسین عبداللہ بن بریدہ بشیر بن کعب، شداد بن اوس نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمام استغفار کا سردار یہ ہے اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ جب کوئی شخص اس دعاء کو شام کے وقت پڑھے اور مر جائے، تو جنت میں داخل ہو گا، یا (فرمایا کہ) جنت والوں میں سے ہو گا اور جب صبح کے وقت پڑھے اور اسی دن مر جائے، تو اسی طرح (وہ بھی جنت میں داخل) ہو گا۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الِاسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ

اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کوئی فحش کام اُن سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کرکے اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انہیں یاد آجاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو۔ اور وہ دیدہ دانستہ اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۳۵)

صحیح مسلم میں یہ دعا درج ہے

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر ۲۳۶۸ حدیث مرفوع مکررات ۲۱ متفق علیہ ۱۳

قتیبہ بن سعید، لیث، محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیر حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے ایسی دعا تعلیم دیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں آپ ﷺ نے فرمایا (اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا) پڑھا کرو اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت بڑا ظلم کیا اور قتیبہ نے کہا بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں پس اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ سورۃ الکافرون کو پڑھے

دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ سورۃ اخلاص اور پھر کوئی توبہ سے متعلق آیت

اور آخر میں اللہ سے رو کر دعا مانگے، اور میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر رونا نہ آئے تو کم از کم انسان رونے والے منہ ہی بنا لے۔ اور اس کے نتیجے میں بقول اقبالؒ

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

نبیؐ نے پچھلی امتوں میں سے ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ ایک خاتون کو کسی چیز کی شدید حاجت تھی لیکن اُس کے پاس اسے حاصل کرنے کیلیئے کوئی مناسب مال وزر نہیں تھا۔ وہ عورت اپنے شہر کے امیر ترین آدمی کفل کے پاس گئی اور اُس کے سامنے اپنی حاجت کا ذکر کیا اُس نے کہا کہ ٹھیک ہے میں تمہاری ضرورت پوری کردوں گا لیکن اس کے جواب میں تمہیں بھی میری ضرورت پوری کرنی پڑے گی یعنی بدی کی دعوت دی نبیؐ نے فرمایا کہ اُس عورت نے تھوڑی دیر سوچا اور پھر وہ اُس شخص کی بات پر راضی ہو گئی۔ اُس آدمی نے اُس عورت کی جو حاجت تھی وہ پوری کردی اور اب جواب میں وہ اپنی ضرورت کیلیئے اُس عورت کے پاس گیا تو اُس نے دیکھا کہ وہ عورت رو رہی ہے۔ اُس آدمی نے اُس سے پوچھا کہ کیا میں تمہارے ساتھ کوئی ذیادتی کررہا ہوں، کیا ہمارا اس معاملے پر ایک دوسرے سا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ ہاں اتفاق تو ہوا تھا لیکن میں انتہائی مجبور تھی اس لیے میں اس فعل کیلیئے راضی ہو گئی اور یہ اتنا گندہ فعل ہے کہ مجھے اپنے رب سے ڈر لگتا ہے میں آج تک اپنی پوری زندگی میں اس فعل کے بارے میں سوچا تک نہیں۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ تم ایک دفعہ یہ گناہ کرنے سے اللہ سے ڈر رہی ہو اور میری تو ساری عمر انہیں کاموں میں گذر گئی وہ اُس عورت کو بھیج دیتا ہے اور اللہ سے توبہ کرتا ہے نبیؐ نے فرمایا کہ اُس رات اس گھر میں کفل تھا اور اس کا رب تھا اور پھر اُسی رات اُس کی موت واقع ہو گی اور اللہ نے اُسے جنت عطا کردی۔

۹۹ قتل کرنے والے فرد کا قصہ

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر ۲۵۰۷ حدیث مرفوع مکررات ۲ متفق علیہ ا

محمد بن مثنی، محمد بن بشار، معاذ بن ہشام قتادہ، ابی صدیق حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت

ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی نے ننانوے جانوں کو قتل کیا پھر اس نے اہل زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا پس اس کی ایک راہب کی طرف راہنمائی کی گئی وہ اس کے پاس آیا تو کہنے لگا اس نے ننانوے جانوں کو قتل کیا ہے کیا اس کے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے اس نے کہا نہیں پس اس نے اس راہب کو قتل کر کے سو پورے کر دیئے پھر زمین والوں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو ایک عالم کی طرف اس کی راہنمائی کی گئی اس نے کہا میں نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے میرے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے تو اس نے کہا جی ہاں اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے تم اس اس جگہ کی طرف جاؤ وہاں پر موجود کچھ لوگ اللہ کی عبادت کر رہے ہیں تو بھی ان کے ساتھ عبادت الٰہی میں مصروف ہو جا اور اپنے علاقے کی طرف لوٹ کر نہ آنا کیونکہ وہ بری جگہ ہے پس وہ چل دیا یہاں تک کہ جب آدھے راستے پر پہنچا تو اس کی موت واقع ہو گئی پس اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑ پڑے رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرتا ہوا اور اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہوا آیا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی بھی نیک عمل نہیں کیا پس پھر ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا اسے انہوں نے اپنے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کر لیا تو اس نے کہا دونوں زمینوں کی پیائش کر لو پس وہ دونوں میں سے جس زمین سے زیادہ قریب ہو وہی اس کا حکم ہو گا پس انہوں نے زمین کو ناپا تو اسی زمین کو کم پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا پس پھر رحمت کے فرشتوں نے اس پر قبضہ کر لیا حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہمیں ذکر کیا گیا کہ جب اس کی موت واقع ہوئی تو اس نے اپنا سینہ اس زمین سے دور کر لیا تھا (جہاں سے وہ چلا تھا)۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ إِلَى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللَّهَ فَاعْبُدْ اللَّهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللَّهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ أَدْنَى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ

اللہ تبارک وتعالیٰ آج بھی اپنے بندے کو دوبارہ بلانے کیلئے کس کس طرح متوجہ کرتا ہے۔ آپ کے ساتھ بھی تجربے ہوئے ہوں گے، آپ کے گھر میں بھی کسی کا انتقال ہوا ہو گا۔ آپ کو خیال تو ضرور آیا ہو گا کہ میری زندگی بھی یونہی گزر رہی ہے اور مجھے بھی اسی طرح موت آنی ہے، توبہ کرلوں، اور کبھی سڑک پہ چلتے ہوئے، ایکسیڈنٹ کے درمیان آدمی خود کہتا ہے کہ یار آج تو میں بال بال بچ گیا۔ یہ بال کتنا مختصر ہوتا ہے، کیا یہ بال کبھی

ہٹ نہیں جائے گا اور پھر ہم یہ کہنے کے لائق نہیں رہیں گے کہ آج تو میں بال بال بچ گیا۔ یہ اللہ متوجہ تو کرتا ہے، ایک دفعہ تنبیہ کرتا ہے۔ دوسری دفعہ تنبیہ کرتا ہے محبت کرتا ہے کہ میرا بندہ میری طرف چلا آیا واپس میری جانب چلا آئے۔ جبھی تو بتاتا کہ تمہیں مر جانا ہے، جبھی تو بتاتا کہ مر کر قبر میں جانا ہے، جبھی تو بتاتا کہ کیا کروگے تو کیسا اجر پاؤ گے

ابراہیم بن ادھم کے پاس ایک نوجوان آیا اور کہنے لگا کہ حضور بہت تقریریں سنی ہیں بہت سے وعظ سن چکا ہوں لیکن اسلام پر عمل کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ اسلامی تعلیمات کو اختیار کرنے کیلئے میں اپنے آپ کو تیار نہیں پاتا، گناہوں چھوڑنے کیلئے آمادہ نہیں ہو سکا۔ اس لئے آپ آج کوئی نئ نصیحت کیجئے۔ کہنے لگے اے نوجوان میں تجھے کیا نئ نصیحت کر سکتا ہوں۔ بس تم ایسا کرنا جب تمہارا گناہ کرنے کا دل چاہے تو اللہ کی زمین چھوڑ کر گناہ کرلینا۔ کہنے لگا حضون زمین تو ساری اللہ کی ہے زمین چھوڑ کر کہاں جاسکتا ہوں۔ کہنے لگے کہ اچھا تو یہ جانتا ہے کہ زمین ساری اللہ کی ہے۔ تو ایسا کرنا کہ جب گناہ کرنے کو دل چاہے تو اللہ سے چھپ کر گناہ کرلینا۔ کہنے لگا حضور اللہ سے کون چھپ سکتا ہے کیسی بات کرتے ہیں۔ کہنے لگے کہ اچھا تو یہ بھی جانتا ہے تو ایسا کرنا جب گناہ کرنے کو دل چاہے تو اللہ کا رزق کھانا چھوڑ دینا کہنے لگا حضور رزق تو سارا اللہ کا ہے کھانا نہیں کھاؤں گا تو زندہ کیسے رہوں گا کہنے لگے کہ اچھا تو یہ بھی جانتا ہے تو ایسا کرنا جب تیری موت آئے اور فرشتہ تیری روح قبض کرنے لگے تو انکار کردینا کہ میں تو نہیں مروں گا کہنے لگا حضور یہ کیسے ہو سکتا ہے اس کے سامنے کس کی مجال ہے کہ ایک لمحے کیلئے بھی موت سے بھاگ سکے کہنے لگے کہ اچھا تو یہ بھی جانتا ہے تو ایسا کرنا جب قبر میں فرشتے سوال کرنے کیلئے آئیں کہ من ربک من دینک عمر کہاں گزاری، جوانی کیسے گزاری، تو انکار کردینا ان کو

جواب نہ دینا کہنے لگا حضور اُس وقت کون انکار کر سکے گا۔ کہنے لگے کہ اچھا تو ایسا کرنا کہ جب فرشتے تجھ کو جہنم میں ڈالنے لگیں تو انکار کر دینا کہ میں تو جہنم میں نہیں جاؤں گا۔ کہنے لگا حضور وہاں کس کی مجال کہ وہ اُن کو انکار کر سکے۔ فرمانے لگے کہ اے نوجوان تو تو سب کچھ جانتا ہے میں تجھے بھلا کیا نصیحت کر سکتا ہوں۔

میرے بھائیو! کیا ہم اللہ کی رحمت، اُس کی جنت اور دوزخ سے واقف نہیں ہیں۔ یہ سب کچھ جاننے کے بعد اگر آج ہم اس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے سچی توبہ کر لیں تو یہ اللہ سبحان و تعالیٰ سے امید کی جا سکتی ہے کہ وہ ہمیں اپنے اُن نیک اور صالح افراد میں شامل کرے گا کہ جن کو ابدی جنتوں کا وارث بنایا جائے گا۔